Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ — ۳۰ شہادت ۱۳۵۱ ہش — ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء	نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۹ شہادت ۔ کل بروز جمعہ مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا ہمارا مالی سال ختم ہونے والا ہے اور نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس موقع پر احباب جماعت کو اور بالخصوص عہدیداران جماعت کو مالی قربانیوں کے سلسلے میں اپنی مساعی کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور جس جگہ بھی کوئی نقص یا کمزوری نظر آئے اُسے دُور کر کے آئندہ سال حسن عمل کا ایک ایسا نمونہ قائم کرنے کا عہد کرنا چاہیئے جو دعا کے ستونوں پر قائم ہو اور جس کے نتیجہ میں احباب اپنی مالی ذمہ داریوں کو سال بھر پر پھیلا کر آسانی کے ساتھ ادا کر سکیں اور ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

کل کے الفضل میں سہواً یہ شائع ہو گیا کہ مکرم کرنل ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ دراصل وہ مع اہل و عیال ربوہ سے پشاور واپس جا رہے تھے اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے اُن کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی تھی۔ احباب آئندہ بھی اُن کے لئے دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

درخواستِ دُعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب کمیالہ (دیوگنڈا) کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ جنوری میں اُن کے سینے میں تکلیف ہو گئی تھی۔

ڈاکٹروں نے جو مختلف ٹسٹ لئے ہیں، اُن سے شک ہوتا ہے کہ ایک پھیپھڑے میں تکلیف ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت عطاء فرمائے۔ آمین

(مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر)

خاتم الانبیاء امام الاصفیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کیلئے کامل ترین نمونہ ہیں

ہمارے قلوب محبتِ رسول ؐ سے پُر اور ہماری زبانیں درود و سلام سے تر رہنی چاہیئیں

ربوہ کے جلسۂ عام میں علماءِ سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۔ ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء (۲۷ شہادت ۱۳۵۱ ہش) کو یوم سیرۃ النبی ؐ کے مبارک موقع پر خاتم الانبیاء امام الاصفیاء سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کرنے اور حضور کے فضائل و مناقب اور سیرۃ طیبہ کا تذکرہ کرنے کیلئے اہلِ ربوہ کا ایک جلسۂ عام منعقد ہوا، جس میں بزرگانِ سلسلہ اور علماء جماعت نے تقاریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شفقت علی خلق اللہ اور اخوت و محبت کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا۔ آپ نے امن عالم کے متعلق ایسی تعلیم پیش فرمائی جو آج بھی اقوام عالم کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی مقدس زندگی کا ہر لمحہ اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ آپ نے بنی نوع انسان کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کے لئے تا قیامت کامل ترین اسوۂ حسنہ پیش فرمایا۔ آپ کامل انسانیت کے کمال کا آخری نقطہ ارتقاء ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور ؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنے سامنے رکھیں اور کثرت کے ساتھ آپ پر درود و سلام بھیجتے رہیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے انوار و برکات کو حاصل کر سکیں۔

یہ جلسہ صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس میں کثرت کے ساتھ احباب شامل ہوئے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کے دوران حاضرین جلسہ کثرت کے ساتھ زیرِ لب درود شریف پڑھتے رہے۔ صدارت کے فرائض صدر عمومی چوہدری محمد صدیق صاحب کی درخواست پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سر انجام دیئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ قاری حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبد العزیز صاحب طاہر مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی زبان میں منظوم نعتیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

صاحب صدر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے قرآن کریم کی آیت ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما (سورہ احزاب ۵۷) تلاوت فرمانے کے بعد بتایا کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج سے قریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل مبعوث ہوئے۔ آپ نے بنی نوع انسان کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کی کامل راہ نمائی فرمائی۔ اس لئے ہر مومن کے دل میں آپ کی محبت کا شعلہ فروزاں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کا تذکرہ کرنے سے مقصد یہ ہے کہ ہم حضور ؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے قلوب آپکی محبت و عقیدت کے جذبات سے سرشار رہیں اور ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کثرت کے ساتھ حضور پر درود و سلام بھیجیں۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے یہ مجلس منعقد ہوتی ہے۔

صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد محترم مولوی عبد الکریم صاحب شرما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم بچپن اور پاکیزہ جوانی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف مثالیں دیکر بتایا کہ حضور کا بچپن اور حضور کی جوانی اتنی معصوم پاکیزہ اور منزہ تھی کہ اسے دیکھ کر ہر شخص متاثر ہوتا تھا اور محسوس کرتا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی خاص برکات و انوار کے حامل ہیں۔

اس تقریر کے بعد عزیز مظفر منصور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا جسکے بعد مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ نے "مخلوق خدا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور ؐ کے اسوۂ حسنہ میں سے متعدد مثالیں دیکر اس امر کو واضح کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں، بیگانوں، دوستوں اور دشمنوں سب کے لئے سراسر رحمت تھے۔ آپ کی شفقت ہمدردی کا دامن بلا امتیاز تمام خلق اللہ کے لئے وسیع تھا۔ غرباء اور دُکھی انسانیت نے تو بالخصوص آپ سے بہت ہی فیض پایا۔ یہی وجہ ہے کہ رب العالمین نے آپ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ آپکی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی نعتیہ نظم پڑھ کر سنائی جسکے بعد محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ناظر تعلیم نے امن عالم کے متعلق حضور ؐ کی تعلیم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

لازمی چندہ جات کی وصول شدہ رقوم کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ ہجرت (مئی) ہے۔ (ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰؍ شہادت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبّتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خُدا کا پاک چشمہ

ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ مامورین الٰہی کی فطرت میں ہمدردی کا جذبہ رکھا جاتا ہے جس کے زیر اثر وہ مخلوق خدا کے ساتھ کمال درجہ ہمدردی اور غمخواری کا سلوک روا رکھ کر لوگوں کو قبولِ حق کی دعوت دیتے ہیں اور اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے جمع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں اپنے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے بموجب بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا جذبہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا اور یہ اسی جذبہ کی کارفرمائی کا ہی اثر تھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر دکھایا۔

پھر بنی نوع انسان کی خدمت اور ان کے ساتھ ہمدردی کا یہ جذبہ صرف آپ کی ذات تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ آپ نے اِس جذبہ کے ماتحت اپنے جن لاکھوں متبعین کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا انہیں بھی اِس جذبہ سے مالامال کر دکھایا تاکہ نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا یہ جذبہ قائم و دائم رہے اور اِس کے نتیجہ میں حق دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے حتیٰ کہ یہ دنیا اسلام کی آغوش میں آ کر امن و سلامتی اور صلح و آشتی کے گہوارہ میں تبدیل ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے جب سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا تو ہمدردی کے اُس غیر معمولی جوش کا ہی اظہار نہیں فرمایا جو من جانب اللہ آپ کی فطرت میں ودیعت کیا گیا تھا اور جس کی مثالیں ہم گزشتہ اداریہ میں پیش کر چکے ہیں بلکہ آپ نے قیام جماعت کی غرض بیان کرتے ہوئے اِس امر کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ وہ ایسے نیک فطرت لوگوں کو نقطۂ واحدہ پر جمع کرے جن میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے اور وہ اپنے اِس جذبہ کو بروئے کار لا کر دوسروں کی کایا پلٹنے کا موجب بنیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمیٔ طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا ایک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اِس کے خوبصورت چہرے کو فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ خبر نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوششیں اِس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں **اور محبّتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔**" (اشتہار ۴؍ مارچ ۱۸۸۹ء)

علاوہ ازیں آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے آپ کی دعاؤں اور توجہ کو متقیوں کے اِس بھاری گروہ کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرایا ہے۔ اس لئے ان کے حق میں آپ کی یہ دعائیں قبول ہوں گی اور ان میں محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف پیدا ہو کر انہیں دوسروں کی کایا پلٹنے کے قابل بناتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اسی تسلسل میں آپ نے مزید فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اسکی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔" (ایضاً)

اِس میں کیا شک ہے اور کون اِس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ جو ہزارہا صادقین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ان کے دلوں سے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ نکلا جو ایک جگہ اکٹھا ہو کر دنیا کو ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آیا اور دوسرے ہزارہا نہیں لاکھوں دلوں کو سیراب کرتا چلا گیا۔ پھر آپ کے وصال کے بعد حسب وعدۂ الٰہی خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے دلوں سے نکلنے والا یہ پاک چشمہ دریا ہی نہیں بلکہ ایک بحرِ ذخّار کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اور زمین کے کناروں سے ٹکرا ٹکرا کر یورپ، امریکہ افریقہ اور دیگر براعظموں میں بسنے والی سعید روحوں کے دلوں کو سیراب کر رہا ہے اور بالخصوص حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آسمانی قیادت میں مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت اِس نے جو نیا رُخ اختیار کیا ہے اور اس طرح قلوب و اذہان کی سیری اور سیرابی کا جو نیا انتظام ہوا ہے اُس نے ہمدردیٔ بندگانِ خدا کی ایک نئی اور نہایت درخشندہ مثال قائم کر دکھائی ہے اور جس کثرت اور تیزی کے ساتھ مغربی افریقہ کے ممالک میں احمدیہ ہسپتال اور احمدیہ سیکنڈری سکول کُھل رہے ہیں اور خدمتِ خلق اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے پاک جذبہ کے تحت جس طرح احمدی ڈاکٹر اور اعلیٰ تعلیمیافتہ اساتذہ اپنی زندگیاں وقف کر کے ان ممالک میں پہنچ رہے ہیں اور وہاں خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اس سے یہ پیشگوئی نہایت آب و تاب سے پوری ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ایک دنیا پر آشکار کر رہی ہے کہ:-

"وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا، وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔"

آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ روشن ہونے والا یہ چراغ بلند سے بلند تر ہو کر دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلا رہا ہے بالخصوص مغربی افریقہ میں اس کی ضیاء پاشی کے نتیجہ میں اندھیروں کے چھٹنے سے ظلمتیں جس طرح کافور ہو رہی ہیں ایک دنیا اس پر ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے اور مغربی افریقہ کے خواص و عوام جماعت احمدیہ کی مہتم بالشان رفاہی سرگرمیوں کا کھلے دل سے اعتراف کر کے برملا اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ حقیقی اسلام وہی ہے کہ جس کا عملی نمونہ آج جماعت احمدیہ دُنیا میں پیش کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاجوج وماجوج کا خروج اور اُن کی صحیح نشان دہی

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور فخر المرسلین افضل الانبیاء ہمارے پیارے اور مقدس آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں دورِ آخر سے متعلق بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں۔ منجملہ دیگر علامتوں کے ایک عظیم علامت جو امام الزمان حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والی تھی وہ یاجوج وماجوج کا خروج تھا یاجوج وماجوج کی تعیین و تشخص کے بارہ میں عصرِ حاضر اور ازمنہ ماضیہ کے مفسر علماء اور مجتہدین میں اختلاف چلا آتا ہے بعض اصحاب نے تو قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہوئے یاجوج وماجوج کی نسبت عجیب وغریب قسم کے خیالات کا اظہار فرمایا ہے جنہیں پڑھ کر انسان یاجوج وماجوج کی تعیین کرنے میں اپنے آپ کو بے بس پاتا اور بھول بھلیوں میں پڑ جاتا ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب حقانی دہلوی یاجوج وماجوج کے مضمون کے تسلسل میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"باتفاق محققین یہ دونوں (یاجوج و ماجوج۔ ناقل) عجمی نام ہیں۔ دو قوموں کے کہ جو یافث بن نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ تفسیر کبیر (مراد حضرت امام رازیؒ کی تفسیر۔ ناقل) میں ہے۔ فقیل انہما من الترک وقیل یاجوج من الترک وماجوج من الجیل والدیلم کہ بعض کہتے ہیں یاجوج وماجوج دونوں ترکوں کے قبیلے ہیں بعض کہتے ہیں یاجوج ترکوں میں سے ہیں اور ماجوج جیل اور دیلم سے بیضاوی اور ابوالمسعود و دیگر مفسرین ان کو یافث کی نسل سے کہتے ہیں مطلب ایک ہی ہے۔ کتاب الممالک والممالک میں چین کا حال بیان کر کے لکھا ہے۔ یکون یاجوج وماجوج ما وراءھم الی بحر المحیط کہ چین سے متصل بحر اعظم کے کنارہ یاجوج وماجوج قوم ہے۔ جبل الطائ کے پوتی طرف منچوریا منگولیا۔ گویا چین سے ملے ہوئے ہیں۔ دریا کی حد تک وہ ان سب کو یاجوج ماجوج بتلاتا ہے۔ ... اور ایک جگہ لکھا ہے واما یاجوج فھم فی جھتہ الشمال اذا قطعت ما بین الکیمکیۃ الی

اور اسی کے مثل لق اور قدیم جغرافیہ والوں نے بھی بیان کیا ہے جس سے منچوریا اور منگولیا کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہ لوگ دیو بھوت نہیں ہمارے جیسے آدمی ہیں یا کسی زمانہ میں وحشی درندے اتفاک جاہل کافر ضرور تھے اور کچھ اب بھی ہیں جغرافیہ جام جم میں جو انگریزی کتابوں کا ترجمہ ہے۔ مرزا فرہاد نے ایسا ہی لکھا ہے اس تقدیر پر منگول وسن چیوا چو چینی تاتار کے باشندے ہیں انہی کو اگلے زمانہ میں یاجوج وماجوج کہتے ہیں اور یاجوج ماجوج کے لفظ کو منگول وسن چیوا کر لیا یا اس کے برعکس ہوا اور صدیوں کے بعد الفاظ میں اس قسم کے تغیرات ہو جاتے ہیں کہ جن کا اصل پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے انگریزی میں یعقوب کا جیکب اور سکندر کا الکسنڈر اور یوسف کا جوزف بن گیا اور اسی طرح یونانی الفاظ کا عربی میں آ کر ایسا ہی حال ہوا اور زبانوں کو قیاس کر لینا چاہیئے۔ جب یہ مان لیا گیا کہ یہ یاجوج ماجوج عربی نہیں بلکہ عجمی لفظ ہیں اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ کس ملک کے لفظ تھے اور عربی میں آ کر ان میں کیا تغیر ہوا اور پہلے یہ اپنی اصلی زبان میں کیا تھے اور اب وہاں یہ کس طرح ہیں توریت کتاب پیدائش کے دسویں باب میں یوں آیا ہے۔ یافث کے بیٹے یہ ہیں جمرؔ اور ماجوجؔ اور مادیؔ اور یاوانؔ اور توبلؔ اور مسکؔ اور تیراسؔ ..... اس میں کوئی شک نہیں کہ یاجوج ماجوج ابتداء میں کسی شخص کے نام تھے پھر ان کی اولاد پر مشتمل ہونے لگے حزقیل کے ۳۸ باب میں یوں آیا ہے۔

"اور خداوند کا کلام مجھ کو پہنچا اور اس نے کہا اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو یاجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا منہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر۔"

یہاں جوج کو یاجوج کی سرزمین کا رہنے والا اور روش اور مسک اور توبال قوموں کا سردار کہا بظاہر یاجوج اس ملک اور اس قوم کو کہا جو یاجوج بن یافث کی اولاد سے ہیں جو انہیں بلاد شمالیہ میں رہتے تھے جن کو آج کل تاتار اور چینی تاتار ترکستان کہتے ہیں اور انہی کی نسل کے لوگوں سے یہ ملک آباد ہیں اور جوج یعنی یاجوج ان میں سے کسی خاص فرقہ کا نام تھا جو روش وتوبال اور مسک قوموں کا ان دنوں میں حاکم ہوگا۔ یہاں سے بعض صاحبوں کا یہ خیال کر لینا کہ جوج سے انگریز اور یاجوج سے روسی لوگ مراد ہیں محض غلط ہے۔"

(تفسیر فتح المنان المشتہر بہ تفسیر حقانی جلد پنجم صہ ۱۴۰ تا ۱۴۱ مطبوعہ جید برقی پریس دہلی سن اشاعت ۱۳۰۵ھ)

مولانا عبدالحق صاحب حقانی نے سطور بالا میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج کے سمجھنے اور ان کے احوال سے بخوبی واقفیت کے اعتبار سے عام علماء تو الگ رہے بعض اکابر شخصیتوں نے بھی غلطی کھائی ہے اور وہ یاجوج وماجوج کے بارہ میں صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے ایسا ہونا اس لئے ممکن تھا کہ یاجوج وماجوج کا وجود اور ان کے حیرت انگیز اور تباہ کن کارنامے ان اصحاب عظام کی نظروں سے اوجھل تھے ہاں مسیح موعود جن کے زمانہ میں یاجوجی اور ماجوجی قوموں نے زمین اور فضاء میں مادی لحاظ سے چونکہ پرواز کرنا تھی اور ان کے لشکر ہر چہار سو پھیل جانے والے تھے اور ان کے ذریعہ ہلاکت خیز جنگوں کی آگ کے شعلے آسمان کی بلندیوں تک اٹھنے والے تھے اس لئے مقدر تھا کہ دورِ آخر میں مبعوث ہونے والا خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور مسیح موعود علیہ السلام یاجوج ماجوج کی حقیقت سے آشنا ہو کہ خدائی منشاء کے مطابق اپنے زمانہ کے لوگوں کو بتاتا کہ قرآن کریم کی سورۃ الانبیاء اور سورۃ الکہف میں خصوصی طور پر یاجوج وماجوج سے متعلق جن پیشگوئیوں کا تذکرہ موجود ہے وہ عملی طور پر کمال شان سے ظاہر ہو چکی ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں یاجوج وماجوج کی نسبت معقولی اور منقولی دلائل بیان فرما کر ثابت کیا ہے کہ واقعی یاجوج اور ماجوج سے مراد روسی اور انگریز لوگ ہیں۔ حضور اپنی ایک تصنیف میں رقمطراز ہیں کہ

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب کہ ایک طرف بائیبل سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ یورپ کے عیسائی فرقے ہی یاجوج و ماجوج ہیں اور دوسری طرف قرآن شریف نے یاجوج ماجوج کی وہ علامتیں مقرر کی ہیں جو صرف یورپ کی سلطنتوں پر ہی صادق آتی ہیں۔ جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ وہ ہر ایک بلندی پر سے دوڑینگے یعنی سب طاقتوں پر غالب ہو جائیں گے اور ہر ایک پہلو سے دنیا کا عروج ان کو مل جائے گا اور حدیثوں میں بھی یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کسی سلطنت کو ان کے ساتھ تاب مقابلہ نہ ہوگی۔ پس یہ تو قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہی قومیں یاجوج ماجوج ہیں اور اس سے انکار کرنا سراسر تحکم اور خدا تعالیٰ کے فرمودہ کی مخالفت ہے۔"

(چشمہ معرفت صہ ۷۹)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے جماعت احمدیہ ربوہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۹۶۷ء کے موقع پر "یاجوج وماجوج اور ان کا انجام" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مقررہ موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے متعلقہ حقائق کو اجاگر کیا تھا اور عصر حاضر کے بعض ذی علم اصحاب کے متعدد اقوال بھی پیش فرمائے تھے۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ اب آہستہ آہستہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے فرمودہ بیان دو بارہ یاجوج وماجوج کو علمی طبقہ میں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اور کئی ایک پڑھے لکھے لوگ کھلے الفاظ میں روسی اور انگریزی اقوام کو یاجوج ماجوج قرار دینے میں قطعاً ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے چنانچہ ۱۴ برس قبل دورِ حاضر کے ایک مصنف جناب خواجہ عباداللہ صاحب اختر بی اے نے اپنی تالیف "مناصر اسلام" مطبوعہ دین محمدی پریس لاہور میں یاجوج وماجوج سے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اسی قسم کے خیالات ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں کیا ہے اور جنہیں علمائے سلسلہ حقہ احمدیہ اپنی تحریر و تقریر میں اکثر پیش کرتے رہتے ہیں۔

جناب سید عبدالقیوم نصیر الدین صاحب مبلغ جمعیت حزب اللہ دبنداد انجمن پاکستان جٹوالہ ضلع لائل پور نے یاجوج وماجوج کا ذکر کرتے ہوئے آج سے چار برس قبل رقم فرماتے ہیں کہ

"مغربی اقوام نسلی اعتبار سے یاجوج ماجوج ہیں۔ یاجوج ماجوج دو قبیلے تھے جو یافث بن نوح کی اولاد ہیں ذوالقرنین کے زمانے میں کاگ میگاگ دو قبیلے تھے جو ماسکو اور توبال کے علاقے میں پھیلے ہوئے تھے حوادثات زمانہ کے ماتحت برٹش جزائر انگلستان کی طرف پھیل گئی۔ رفتہ رفتہ جغرافیائی تاثرات امریکن نسل میں غالب آگئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ لندن میں گلڈ ہال کے سامنے گاگ میگاگ مورت (اسٹیچو) نصب ہے جو اپنی زبان حال سے یہ بات ثابت کر رہی ہے کہ انگریز ماجوج ہیں اور روسی یاجوج جس کا تفصیلی حال انسائیکلو پیڈیا میں موجود ہے نصوص قرآنیہ میں سورت کہف سے یہ شہادت ملتی ہے کہ اصحاب الرقیم یاجوج ماجوج ہیں جو سنین ماضیہ میں مقید تو ہیں تھیں ذوالقرنین کی حدود سلطنت جو کوہ قاف تک پھیلی ہوئی تھیں شہر دربند جو قدیم ایرانی شہر ہے صوبہ داغستان بحیرہ خضر کے مغربی کنارے پر واقع ہے یاجوج ماجوج لوٹ گھسوٹ انسانیت سوز مظالم کیا کرتے تھے ذوالقرنین نے اپنی سرحد کا معائنہ کر کے دیوار بنادی پچاس میل لمبی ۲۹ فٹ اونچی اور دس فٹ چوڑی کی دیوار تھی اس طرح سرحدی علاقہ پُرامن ہوا تو ذوالقرنین نے کہا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ کی مستقبل میں پیشگوئی کر دی یہ دیوار حد فاصل تھی تہذیب و جہالت کی جو ۴۲ ویں خط عرض بلد پر واقع ہے قرآن کریم کی نشاندہی میں ۴۲ ویں خط عرض بلد کی ہے مسلمانوں کو بچانے کے لئے تھی ذوالقرنین کی نشاندہی ظاہر کر دی تین ہزار سال کے عرصہ میں یاجوج ماجوج کی نسل پھیلتے اور انتقال مکانی کرتے ہوئے روس سے امریکہ تک پھیل گئی دور حاضر میں اس کا اعادہ ہوا ہے۔

حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ
وَمَاْجُوْجُ وَہُمْ مِّنْ کُلِّ
حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ (انبیاء)

ترجمہ۔ جب کھولے جائیں گے یاجوج ماجوج ہر اونچان سے اڑتے ہوئے ہوں گے"

صاف ظاہر ہے کہ روس اور مغربی اقوام نے خلائی پرواز کا ریکارڈ قائم کر دیا حتیٰ کہ چاند میں بھی راکٹوں کی رسائی ہو گئی چاند کی سطح کو بدلنے لگے اَجَّ کا معنی ہے شعلہ آگ کا۔ مغربی اقوام جو اپنے ذہن اور فکر میں شعلے کی کیفیات رکھتے تھے ان کی ہر حرکت میں شرارت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بری بحری فضائی علاقے تباہی کے شکار ہو گئے۔ ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ (الروم)

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم بینا دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون
(اقبال)

واستقبال رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم فاتح عالم امام القبلتین اور مشرق وسطیٰ" صفحہ ۴ مطبوعہ نامی پریس لاہور

آسمانی نوشتوں اور پیشگوئیوں کے مطابق یاجوج و ماجوج کا خروج ہو چکا اور یاجوجی اور ماجوجی قوموں کی کارستانیوں اور پیدا کردہ مسموم فضا اور حالات کے نتیجہ میں دنیا کا امن حد درجہ خطرہ میں ہے جس کی وجہ سے انسانی طبائع میں سخت قسم کا اضطراب اور بے چینی کے احساسات اور بھی بڑی شدت سے پیدا ہو رہے اور حساس دل انسان مستقبل کے بارہ میں شدید طور پر فکر مند ہیں کہ نسل آدم کا انجام کیا ہوگا؟

برعکس اس کے وہ لوگ جو کہ جو روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں اور خدائی وعدوں اور بشارتوں پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ آخر کار پورے ہو کر رہیں گے اپنی جگہ مطمئن ہیں کہ چاہے حالات کتنے ہی مخدوش اور خطرہ کا الارم دے رہے ہوں اور دنیا میں کتنے ہی خطرناک فتنے

. . . .

رونما ہوں بالآخر روحانیت ہی کی جیت ہوگی اور وہی لوگ مظفر و منصور ہوں گے۔ جو اللہ تعالےٰ پر کامل یقین و ایمان رکھتے اور اس کے فرامین و احکام کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ کاش! مادہ پرست قومیں ہلاکت کی راہوں سے کنارہ کش ہو کر جادۂ مستقیم پر گامزن ہوں اور انسانی خون کی قدر و قیمت کو جان کر صلح و آشتی کا نعرہ بلند کریں تا دنیا امن و امان کا گہوارہ بن جائے اور انسان سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اے خدا! تو اپنے فضل و کرم سے ایسی فضا پیدا فرما جس کے ماحول میں نسل آدم روحانی اعتبار سے عروج و اقبال کے منازل طے کرتے ہوئے از سرِ نو اپنا کھویا ہوا عزت و وقار حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

دعائے نعم البدل

۱۱ اپریل کو میرا بھانجا عبد الغفار (عمر چار سال) فوت ہو گیا ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

منظور محمد یٰسین چک ۱۱۶/۱۲ ایل ضلع ساہیوال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں (۱۹) سالانہ تربیتی کلاس

مورخہ ۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۲ ہش (۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۳ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے خدام کے لئے تعلیم و تربیت کا بہترین موقع ہے۔ قائدین مجالس و اضلاع۔ خدام کی بکثرت شمولیت کے لئے پوری مستعدی سے کوشش فرماویں۔

(ناظم اعلیٰ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اپنی ذمہ داریوں کو بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ"

ہمارے انصار بھائیوں کو واضح طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط تر کرنے کی اہم ذمہ داری انصار پر ڈالی ہے۔ لہٰذا انصار اللہ کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرتے چلے جائیں تاکہ ہم غلبہ اسلام کا دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین اور شعبہ اطفال کی رپورٹ

تمام قائدین خدام الاحمدیہ و ناظمین اطفال سے گذارش ہے۔ کہ احمدیت کی نرسری یعنی اطفال کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ان کے لئے مرکزی تحریکات کو سامنے رکھکر بھرپور جدوجہد کریں اور اپنی مساعی کی رپورٹ ہر ماہ مرکز میں ارسال کریں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے منجھلے بیٹے لیفٹیننٹ ایم اے خالد آجکل امریکہ میں کورس کر رہے ہیں۔ اور غالباً اکتوبر تک ان کا وہاں قیام ہوگا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اعلیٰ کامیابی عطا فرماوے۔

میجر محمد عبد اللہ بہار۔ ہریکے روڈ۔ لاہور چھاؤنی

۲۔ خاکسار کے دادا جان بعارضہ کینسر سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نصر احمد ایم اے۔ میانوالی)

۳۔ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے گھر مورخہ ۱۲/۲۷ اور ۱۲/۲۸ کی درمیانی شب چور نقب لگا کر تمام قیمتی سامان جو زیور کے جہیز پر مشتمل تھا جس کی قیمت تقریباً -/۲۰۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ چوری کر کے گئے ہیں۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ چوری کا سراغ مل جاوے اور تمام سامان بحفاظت واپس ہو جاوے۔

خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید نوشہرہ ورکاں۔ ضلع گوجرانوالہ

۴۔ خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ کچھ دنوں سے زیادہ تکلیف ہے۔ نیز میں خود بھی بیمار رہتا ہوں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (خواجہ محمد احمد گوجرانوالہ)

۵۔ میں عرصہ چھ سال سے ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہوں چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس موذی مرض سے جلد صحت عطا کرے۔ آمین۔

مرزا عبد الغنی شاہدرہ لاہور

قائدین خدام الاحمدیہ چندہ تعمیر ہال چندہ مجلس کے ساتھ بھجواتے رہیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ ربوہ)

78

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۰۸۱۱

میں چوہدری کمال الدین ولد چوہدری فتح محمد مرحوم قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال اندازاً بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوڑا سگھر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ اراضی زرعی ۳۲ گھماؤں بحساب ۱/۲ ۱ ہزار فی ایکڑ بقیمتہ -/۴۸۰۰۰ روپے۔

۲۔ ایک راس بھینس قیمت -/۵۰۰ روپے

۳۔ مشترکہ ٹیوب ویل ہمراہ برادر خورد نصف حصہ قیمتی -/۳۵۰۰

کل -/۵۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری کمال الدین ولد فتح محمد مرحوم چوڑہ سگھر ضلع شیخوپورہ

گواہ شد، حکیم عبدالرحمٰن موصی ۳۷۲۴ ولد روشن دین معلم اصلاح و ارشاد۔ انبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: نیروز الدین پنشنر ولد نصیر محمد مرحوم موصی نمبر ۹۰۷۲ ربوہ حال چوڑا سگھر۔

مسل نمبر ۲۰۸۱۲

میں بشیر اختر بنت رائے سجاول بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

بٹن طلائی وزن ایک تولہ مالیتی -/۱۸۶ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: بشیر اختر بنت رائے سجاول بھٹی صاحب عنایت پور بھٹیاں براستہ سلانوالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: رائے سجاول بھٹی والد موصیہ

گواہ شد: غلام عباس ولد رائے سجاول بھٹی

مسل نمبر ۲۰۸۱۳

میں زینب بی بی زوجہ شمس الدین صاحب بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلی میاں خان ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر: -/۳۰۰ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: زینب بی بی۔ حویلی میاں خان ڈاکخانہ رنگ محل۔ لاہور۔

گواہ شد: مرزا عزیز احمد سیکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک ۲۷ زبیر سٹریٹ لاہور

گواہ شد: ڈاکٹر بشیر احمد بٹ ۱۴/۱۷ سمن آباد لاہور

مسل نمبر ۲۰۸۱۴

میں شمس الدین بٹ ولد کریم بخش صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ پنشنر عمر ۸۱/۸۲ سال بیعت ۱۸۹۹ء ساکن حویلی میاں خان ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ پنشن ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۱ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شمس الدین بٹ حویلی میاں خان ڈاکخانہ رنگ محل لاہور

گواہ شد: مرزا عزیز احمد سیکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک زبیر سٹریٹ لاہور

گواہ شد: ڈاکٹر بشیر احمد بٹ ۱۴/۱۷ سمن آباد لاہور

مسل نمبر ۲۰۸۱۵

میں شمیم کوثر بنت محمد امیر شاہ خان صاحب قوم پٹھان افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت ۲/۱ ۱۱ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۱ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

پچاس روپے نقد

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: شمیم کوثر بنت محمد امیر شاہ صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس۔ ربوہ

گواہ شد: محمد امیر شاہ بقلم خود

گواہ شد: محمد خان بقلم خود۔

مسل نمبر ۲۰۸۱۶

میں بشیر احمد ولد غلام حیدر صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن بٹالہ کالونی لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۱ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

رہائشی پلاٹ دس مرلہ واقع محلہ "ج" ربوہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بشیر احمد ابن غلام حیدر صاحب ۱۰۹/۸ بٹالہ کالونی۔ لائل پور۔

گواہ شد: لطیف احمد خالد ۱۰۹/۸ بٹالہ کالونی۔ لائل پور

گواہ شد: سید حاکم شاہ زعیم انصار اللہ فیکٹری ایریا لائل پور

مسل نمبر ۲۰۸۱۷

میں مبارکہ شوکت زوجہ عبدالمجید بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۱/۲ ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعود لیری ضلع لیگوس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

زیورات طلائی چوڑیاں ۳ عدد قیمت ۱۴ پونڈ

سنگل طلائی مالیتی	۸۷ "
نیکلس طلائی "	۱۰ "
بندے ۳ جوڑی "	۲۱ "
لکہ ایک عدد "	۸ "
حق مہر بذمہ خاوند	۱۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی، نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲ پونڈ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: مبارکہ شوکت احمدیہ سیلویا اکیڈمی سوکوٹو نائیجیریا

گواہ شد: عبدالمجید بھٹی ولد ماسٹر محمد عبداللہ صاحب محلہ اسلام آباد گلی نمبر ۵ گوجرانوالہ۔ حال ساکوٹو نائیجیریا۔

گواہ شد: فضل الٰہی انوری امیر و مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا

مسل ۲۰۸۱۸

میں عزیز الرحمٰن ولد غلام حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوشک ضلع یزد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰۰۰ ریال ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عزیز الرحمٰن مائن جیالوجسٹ لورن۔ کوشک صندوق شمارہ ۴۹۔ یزد۔ ایران۔

گواہ شد: محمد افضل احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ایران پوسٹ بکس ۸۷۰ تہران۔ ایران۔

گواہ شد: عبدالخالق بٹ۔ پوسٹ بکس ۱۲۵۶ تہران۔ ایران۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے اس کی بہرحال اصلاح ہونی چاہیئے

ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ کبھی مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہمارے ملک میں یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ وہ بھوکا رہنا پسند کریں گے مگر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کر لے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا۔ اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کام کے لئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہو تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت ہتک اور سُبکی ہے۔ پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سُستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا۔

میرا پروگرام یہ ہے کہ لجنہ کا کام جب یہاں کامیاب ہو جائے تو باہر بھی اسے جاری کیا جائے۔ یہاں تک کہ کوئی بیوہ اور یتیم عورت ایسی نہ رہے جو خود کام کر کے اپنی روزی نہ کماتی ہو۔ اس جدوجہد میں اگر ہم کامیاب ہو جائیں تو پھر انہی لوگوں کا بار جماعت پر رہ جائے گا جو بالکل ناکارہ ہیں۔ جیسے اندھے ہوئے یا لولے اور اپاہج ہوئے گو ہر اندھا ناکارہ نہیں ہوتا بلکہ کئی اندھے بھی بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں۔ بہرحال جس حد تک اندھوں وغیرہ کے لئے بھی کام مہیا ہو سکتا ہو اس حد تک ہمیں ان کے لئے بھی کام مہیا کرنا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ خود کام کر کے کھائیں مگر اس معاملہ میں محلوں کے پریذیڈنٹوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر محلوں کے پریذیڈنٹ مختلف مقررین سے اپنے اپنے محلہ میں وقتاً فوقتاً ایسے لیکچر دلاتے رہا کریں کہ نکما بیٹھ کر کھانا نہایت غلط طریق ہے۔ کام کر کے کھانا چاہیئے۔ اور کسی کام کو اپنے لئے عار نہیں سمجھنا چاہیئے۔ تو امید ہے کہ لوگوں کی ذہنیت بہت کچھ تبدیل ہو جائے گی میں نے دیکھا ہے ابھی ایک اچھا خاصا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جنہیں جب کوئی کام دیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کام کے کرنے میں ہماری ہتک ہے حالانکہ ہتک کام کرنے میں نہیں بلکہ نکما بیٹھ کر کھانے میں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ مانگا (بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں ہم کسی غیر سے تھوڑا مانگتے ہیں۔ ہم تو سلسلہ سے مانگتے ہیں اس کا جواب اسی واقعہ میں آجاتا ہے جو میں بیان کرنے لگا ہوں کیونکہ اس نے بھی کسی غیر سے نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا) آپ نے اسے کچھ دے دیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! کچھ اور دیجئے۔ آپ نے پھر اسے کچھ دے دیا وہ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! کچھ اور دیجئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا میں تم کو کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے اس مانگنے سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمائیے کیا بات ہے آپ نے فرمایا! سوال کرنا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تم کوشش کرو کہ تمہیں کوئی کام مل جائے اور کام کر کے دکھاؤ۔ یہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت چھوڑ دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آج سے یہ عادت چھوڑ دی۔ چنانچہ واقعہ میں پھر اس نے اس عادت کو بالکل چھوڑ دیا اور یہاں تک اس نے استقلال دکھایا کہ جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کے پاس بہت سا مال آیا اور سب کے وظائف مقرر کئے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے بلوایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے تم اسے لے لو وہ کہنے لگا میں نہیں لیتا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ سو اس اقرار کی وجہ سے میں یہ مال نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ تمہارا حصہ ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ کہنے لگا خواہ کچھ ہو۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں بغیر محنت کے کوئی مال نہیں لے سکتا۔ دوسرے سال حضرت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اُسے بلایا۔ اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے لے لو مگر اس نے پھر کہا میں نہیں لوں گا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں محنت کر کے مال کھاؤں گا۔ یونہی مفت میں کسی سے مال نہیں لوں گا۔ تیسرے سال انہوں نے پھر اس کا حصہ دینا چاہا۔ مگر اس نے پھر انکار کر دیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی ایک دفعہ اسے بلایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے لے لو۔ وہ کہنے لگا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ میں کبھی سوال نہیں کروں گا اور ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ یہ مال میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ اس لئے میں اسے نہیں لے سکتا۔ اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی موت تک اس اقرار کو نبھاتا چلا جاؤں"

(مشعل راہ صفحہ ۹۱ تا ۹۳)

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے قرآن مجید کی رو سے واضح فرمایا کہ امن عالم جن وجوہ کی بناء پر برباد ہوتا ہے اسلام ان کا قلع قمع کرتے ہوئے یہ بتاتا ہے کہ جس طرح انفرادی سطح پر عدل و انصاف ضروری ہے اسی طرح اجتماعی لحاظ سے بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اقوام عالم کے مسائل اور باہمی اختلافات کو عدل و انصاف کے ساتھ طے کریں اور یہی وہ چیز ہے جس کے فقدان کی وجہ سے دنیا میں لڑائیاں ہوتی ہیں اور حقیقی امن قائم نہیں ہوتا۔ آپ نے اسلام کے بیان کردہ وہ اصول مختصر طور پر بتائے جن پر عمل کرنے سے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم ہو سکتا ہے

آپ کی تقریر کے بعد محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے اپنا نعتیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھا جس کے بعد محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ افریقہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ایمان افروز حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ اور واضح کیا کہ حضور علیہ السلام کو پورے طور پر فنا فی الرسول کا مقام حاصل ہے۔ نثر ہو یا نظم آپ ہر وقت اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے حضور پر درود سلام بھیجتے اور حضور کے بلند پایہ مقام کی عظمت کو واضح اور قائم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ اپنے آقا کے لئے بے مثال غیرت رکھتے تھے آپ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ندارم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکتے و شان محمد

آپ کی تقریر کے بعد صدر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مختصر تقریر میں بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک نمونہ سے مومنوں کے درمیان انتہائی محبت و پیار اخوت و یگانگت اور ایک دوسرے کے لئے انتہائی ایثار و قربانی کی عدیم المثال روح پیدا کر دی تھی ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روح موجود ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے ہم اور بڑھاتے چلے جائیں۔ ہم ایک دوسرے سے عفو و درگزر کا سلوک کریں اور دوسروں کی خاطر قربانی اور ایثار سے کام لیں اور یہ محبت و پیار کی وہی فضا قائم کر دیں جس کا پاک نمونہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے حضور کے صحابہؓ نے پیش فرمایا۔ آخر میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اور محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے اپنا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ دس بجے صبح یہ مبارک جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ضروری اطلاع

یکم مئی ۱۹۷۲ء کو صدر مملکت کے حکم سے ملک بھر میں تعطیل ہے ڈاک خانہ بھی بند رہے گا اس لئے ۲ مئی کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینیجر)

درخواست دعا

میرے والد مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری شدید طور پر بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(پروفیسر بشارت الرحمٰن۔ ایم اے۔ ربوہ)

مددگار کارکن کی ضرورت

نظارت تعلیم میں ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے جو قریباً ساتویں آٹھویں تک پڑھا ہوا ہو۔ اور سائیکل چلانا جانتا ہو تنخواہ ماہوار -/۶۵ روپے ہو گی۔ ساکنین ربوہ میں سے جو دوست اس مستقل ملازمت کے خواہش مند ہوں وہ اپنے صدر صاحب محلہ کی تصدیق اور اپنی تحریری درخواست کے ساتھ فوری طور پر ناظر تعلیم کو ملیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

(رجسٹرڈ ایل ۵۵۰۵)